ہر مُبلِّغَہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: جب جمعرات کا دن آتا ہے، اللہ کریم فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ جمعرات اور شبِ جمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آئیے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِه**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

1 ...کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاة...الخ، الجزء ۱، ۱/۲۵۰، رقم: ۲۱۷۴

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے اس ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے بیان کا موضوع ہے **"بیماری کے فائدے"**۔ جس میں ہم بیماری کے فضائل، بزرگانِ دین رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے واقعات و حکایات اور دیگر مدنی پھول سنیں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ اٰمین بجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

بیماری رحمت ہے

حضرت سَیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ روایت کرتے ہیں، حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مومن پر تعجب ہے کہ وہ بیماری سے ڈرتا ہے، اگر وہ جان لیتا کہ بیماری میں اُس کے لئے کیا ہے؟ تو ساری زندگی بیمار رہنا پسند کرتا۔ پھر نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھا

یا اور مسکرانے لگے۔ عرض کی گئی، یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ! آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر تبسم کیوں فرمایا؟ ارشاد فرمایا: میں دو فرشتوں پر حیران ہوں کہ وہ دونوں ایک بندے کو ایک مسجد میں تلاش کر رہے تھے جس میں وہ نماز پڑھا کرتا تھا، جب انہوں نے اسے نہ پایا تو واپس چلے گئے اور عرض کی، اے ربِّ کریم! ہم تیرے فلاں بندے کے دن اور رات میں کئے ہوئے اعمال لکھتے تھے پھر ہم نے دیکھا کہ تو نے اُسے آزمائش میں مبتلا فرمادیا۔ تو اللہ پاک فرماتا ہے: میرا بندہ دن اور رات میں جو عمل کیا کرتا تھا اس کے لئے وہ عمل لکھو اور اس کے اجر میں کمی نہ کرو، جب تک وہ میری طرف سے آزمائش میں ہے اس کا ثواب میرے ذِمّہ کرم پر ہے اور جو اعمال وہ کیا کرتا تھا اس کے لئے ان کا بھی ثواب ہے۔ (معجم اوسط، ۲/ ۱۱، حدیث: ۲۳۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حدیثِ پاک سے ہمیں چند مدنی پھول حاصل ہوئے:

(1) **پہلا مدنی پھول** یہ ملا کہ بات کرتے ہوئے مُسکرانا سنَّت ہے۔ مسکرا کر ملنا، مسکرا کر کسی کو سمجھانا عُمُوماً نیکی کی دعوت کے کام کو نہایت آسان بنادیتا اور حیرت انگیز نتائج کا سبب بنتا ہے۔ آپ کی معمولی سی مُسکراہٹ کسی کا دل جیت کر اُس کی گناہوں بھری زندگی میں مدنی انقلاب برپا کرسکتی ہے لہٰذا سُنّت کی نِیّت سے اسلامی بہنوں سے مُسکرا کر ملنے اور بات کرنے کی عادت بنائیے اور اس کے فوائد (Benefits) اپنی کھلی آنکھوں سے ملاحظہ فرمائیے۔

(2) **دوسرا مدنی پھول** یہ ملا کہ بیمار کو چاہئے کہ وہ عارضی تکلیف کے باعث اپنی بیماری کو ہرگز ہرگز ناپسند نہ کرے، بیماری کو بُرا نہ کہے بلکہ بیماری کو ربِّ کریم کی ایک عظیم الشان نعمت سمجھے اور اس نعمت پر اللہ کریم کا شکر ادا کرے، اس لئے کہ بیماری کے سبب مریض (Patient) کو ایسی ایسی برکتیں ملتی اور فوائد و ثمرات نصیب ہوتے ہیں کہ اگر مریض کو ان کا علم ہو جائے تو بیمار رہنا ہی پسند کرے، چنانچہ

بیماری بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے

بہارِ شریعت کے مُصَنِّف حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بیماری بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے، اس کے مَنافع بے شمار ہیں، اگرچہ بظاہر اس سے تکلیف پہنچتی ہے مگر حقیقۃً راحت و آرام کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔ یہ ظاہری بیماری جس کو بیماری سمجھا جاتا ہے، حقیقت میں روحانی بیماریوں کا ایک بڑا زبردست علاج ہے۔ حقیقی بیماری اَمراضِ رُوحانیہ (مَثَلاً دُنیا کی مَحَبَّت، دولت کا لالچ، کنجوسی، دل کی سختی وغیرہ) ہیں کہ یہ البتّہ بہت خوف کی چیز ہے اور اِسی کو مرضِ مُہْلِک (مُہ۔لِک۔یعنی ہلاک کرنے والی بیماری) سمجھنا چاہئے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۷۹۹ ملخصاً)

(3) **تیسرا مدنی پھول** یہ کہ فرشتوں، جنوں اور انسانوں کے سردار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے جیسے بشر نہیں، فرشتوں کو دیکھنا تو دور کی بات ہے ہمیں تو مخصوص فاصلے پر موجود انسان یا چیز کو دیکھنے میں بھی بڑی دشواری پیش آتی ہے مگر قربان جائیے! نگاہِ مُصْطَفٰے پر جنہوں نے نہ صرف چھپی ہوئی نوری مخلوق یعنی فرشتوں کو دیکھ لیا بلکہ وہ کس مقصد کے لئے، کس جگہ پر اور کس کو تلاش کرنے کے لئے آئے، نمازی کس وجہ سے عبادات سے عاجز ہوا، فرشتوں نے واپس جا کر ربِّ کریم سے کیا عرض کی اور اللہ پاک نے انہیں بیمار کے متعلق کیا حکم ارشاد فرمایا، یہ تمام معاملات بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ملاحظہ فرمالئے۔

نگاہِ مُصطفٰے کی شان وعظمت

نگاہِ مُصطفٰے کی شان و عظمت بیان کرتے ہوئے حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہ لکھتے ہیں: نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے ہر اُمّتی اور اس کے ہر عمل سے خبر دار ہیں۔ حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نگاہیں اندھیرے، اُجیالے، کھلی، چھپی، موجود و معدوم (ختم ہونے والی) ہر چیز کو دیکھ لیتی ہیں۔ جس کی آنکھ میں مَازَاغَ کا سرمہ ہو اس کی نگاہ ہمارے خواب وخیال سے زیادہ تیز ہے، ہم خواب و خیال میں ہر چیز کو دیکھ لیتے ہیں، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نگاہ سے ہر چیز کا مشاہدہ کر لیتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۱/۴۳۹) (مفتی صاحب ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:) حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نگاہ غیبی چیزیں دیکھتی ہے اور حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) کے کان غیبی آوازیں سنتے ہیں جس نگاہ سے اللہ کریم ہی نہ چھپا اس سے اور کیا چیز چھپے گی۔ (مرآۃ المناجیح، ۷/۱۵۴)

امامِ عشق ومحبت، اعلیٰ حضرت اپنے مشہورِ زمانہ نعتیہ دیوان **"حدائقِ بخشش"** میں لکھتے ہیں:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

شعر کی وضاحت: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ کی شانِ عَظمت نشان کے کیا کہنے! معراج کی رات جاگتے ہوئے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے مبارک سر کی آنکھوں سے اپنے رب کریم کا دیدار کیا، تو یوں اللہ کریم جو کہ غیبوں سے بھی غیب ہے وہ بھی اپنے فضل و کرم سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ظاہر و آشکار ہو گیا تو اب کوئی اور غیب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کس طرح نہاں یعنی چُھپا رہ سکتا ہے۔

(4) **چوتھا مدنی پھول** یہ ملا کہ بیماری کے سبب اگر مریض وہ نیک اعمال نہ کر پائے جو وہ تندرستی کی حالت میں کیا کرتا تھا تو ربِّ کریم اپنے فضل و کرم سے اسے ان اعمال کا بھی ثواب عطا فرمادیتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم **تندرستی کی حالت میں** نیکیوں کی عادت بنائیں، **تندرستی کی حالت میں** پانچوں وَقْت کی نماز کے ساتھ ساتھ سُنّتیں اور نوافل بھی ادا کریں، **تندرستی کی حالت میں** فرائض و واجبات اور سُنّتوں پر عمل بجالائیں، **تندرستی کی حالت میں** فرض روزوں کے ساتھ ساتھ ممکنہ صورت میں نفل روزے بھی رکھیں، **تندرستی کی حالت میں** تلاوتِ قرآن کی کثرت کریں، **تندرستی کی حالت میں** قرآنِ کریم کے احکام پر عمل بجالائیں، **تندرستی کی حالت میں** ذِکْر و دُرود سے اپنی زبانوں کو تر رکھیں، **تندرستی کی حالت میں** صدقہ و خیرات (Charity) کو اپنا معمول بنائیں، **تندرستی کی حالت میں** اسلامی بہنوں کی خیر خواہی میں پیش پیش رہیں، **تندرستی کی حالت میں** والدین اور شوہر کی خدمت بجالائیں، **تندرستی کی حالت میں** اللہ پاک اور بندوں کے حقوق پورے پورے ادا کریں، **تندرستی کی حالت میں** صرف و صرف حلال رزق ہی کھائیں، **تندرستی کی حالت میں** علمِ دین سیکھیں اور سکھائیں، **تندرستی کی حالت میں** مکتبۃُ المدینہ سے جاری کردہ کتب و رسائل کا مطالعہ کرتی رہیں، **تندرستی کی حالت میں** دن کا اکثر حصّہ خاموشی اختیار کریں، **تندرستی کی حالت میں** ضرورت مند اسلامی بہنوں کی امداد کریں، **تندرستی کی حالت میں بھی** عاشقانِ رسول اسلامی بہنوں کی صحبت اختیار کریں، **تندرستی کی حالت میں** نیک اعمال کا رِسالہ پُر کریں، **تندرستی کی حالت میں** ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کریں تو اِنْ شَآءَاللہُ الْکَرِیْم، اللہ پاک کی رحمت سے بیماری کی حالت میں بھی ہماری نیکیوں کا میٹر چلتا رہے گا اور گناہوں سے ہماری حفاظت ہوتی رہے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو یقیناً اللہ پاک اپنے بندوں سے ماں سے بڑھ کر مَحبَّت فرمانے والا

ہے۔راحت و آسانی، دکھ تکلیف، بیماریاں، گناہوں کی معافی اور توبہ کی توفیق ملناسب اسی کی عطاؤں کے کرشمے ہیں۔ دنیامیں اگر کوئی جرم کرتا ہے تو مجرم (Criminal) کو اس کے کئے کی سزا ملتی ہے، مقدمہ چلایا جاتا ہے، جیل بھیجا جاتا ہے، ریمانڈ لیا جاتا ہے، جرم سخت تر ہو تو رحم کی اپیلیں ردّ کرکے اس کی موت کا ریڈوارنٹ جاری کر دیا جاتا ہے، مگراللہ پاک اور بندوں کا معاملہ ہی نرالہ ہے، اس کے بندے دن رات گناہوں کے سمندر میں ڈوبے رہتے ہیں مگر اس کے باوجود اس کی نعمتیں دن رات انہیں فیض یاب کر رہی ہوتی ہیں، وہ سورج کی کرنوں، چاند ستاروں کی رونقوں اور ہواؤں کو ان سے نہیں روکتا بلکہ مبارک ایّام، مبارک راتیں اور بے شمار نعمتیں عطا فرماکر، طرح طرح کی مصیبتوں اور آزمائشوں میں مُبْتَلا کرکے اور بیماری جیسی نعمت و رحمت سے سرفراز فرماکر انہیں گناہوں کی بیماری سے شفااور مغفرت کی بھیک عطا فرماتا ہے۔ آیئے! ترغیب کے لئے 6 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتی ہیں کہ جب کوئی بیمار ہو تو اس کو کیا کیا برکات نصیب ہوتی ہیں، چنانچہ

(1)ارشاد فرمایا: اللہ کریم جسے کسی جسمانی بیماری میں مُبْتَلا فرمائے تو وہ بیماری اس کے لیے مغفرت کا باعث ہے۔(تاریخ مدینہ دمشق، ۲۶۰/۴۷)

(2)ارشاد فرمایا: جب مومن بیمار ہوتا ہے تو اللہ پاک اسے گناہوں سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسے بھٹّی لوہے کے زنگ کو صاف کر دیتی ہے۔(اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب، ۱۴۶/۴، حدیث:۴۲)

(3)ارشاد فرمایا: مریض کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتّے جھڑتے ہیں۔

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب، ۱۴۸/۴، حدیث:۵۶)

(4)ارشاد فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ”محتاجی میرا قید خانہ جبکہ بیماری میری زنجیر ہے اور مخلوق میں سے جسے محبوب رکھتا ہوں اسے اس کے ساتھ باندھ دیتا ہوں۔(قوت القلوب، شرح مقام التوکل ووصف احوال المتوکلین، ۳۸/۲)

(5)ارشاد فرمایا: جب کوئی بندہ بیمار ہو جاتا ہے تو اللہ پاک اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے کہ جاکر دیکھو میرا بندہ کیا کہتا ہے۔ بیمار اگر اللہ کریم کی حمد و ثنا کرتا (مثلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتا) ہے تو فرشتے اللہ پاک کی بارگاہ میں جاکر اس کا قول عرض کرتے ہیں اور اللہ کریم خوب جانتا ہے۔ ارشادِ الٰہی ہوتا ہے: اگر میں نے اِس بندے کو اس بیماری میں موت دے دی تو اسے جنّت میں داخل کروں گا اور اگر صحّت عطا کی تو اسے پہلے سے بھی بہتر گوشت اور خون دوں گا اور اس کے گناہ کو مُعاف کر دوں گا۔

(موطّاامام مالک، ۴۲۹/۲، حدیث:۱۷۹۸)

(6)ارشاد فرمایا: جب بندہ بیمار یا مسافر ہوتا ہے تو اس کے وہی عمل لکھے جاتے ہیں جو وہ تندرستی اور گھر میں کرتا تھا۔(بخاری، کتاب الجھاد، باب یکتب للمسافر...الخ، ۳۰۸/۲، حدیث:۲۹۹۶)

بیان کردہ آخری حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: یعنی اگر بیماری یا سفر کی وجہ سے وہ تہجد وغیرہ نوافل نہ پڑھ سکے تو اس کو ان کا ثواب مل جائے گا بشرطیکہ تندرستی میں ان چیزوں کا پابند ہو۔ حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بیماری یا سفر میں فرائض معاف ہو جاتے ہیں وہ تو ادا کرنے ہی پڑیں گے اور اگر وہ رہ گئے ہوں تو ان کی قضاء واجب ہوگی۔(مرآۃ المناجیح، ۴۱۳/۱)

سُبْحٰنَ اللہ! بیان کردہ احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ☆ **بیماری** مغفرت کا سبب ہے، ☆ **بیماری** گناہوں سے پاک کرنے کا ذریعہ ہے، ☆ **بیماری** کے سبب گناہ جھڑ جاتے ہیں، ☆ **بیماری** میں مبتلا مسلمان کو اللہ پاک اپنا محبوب بنالیتا ہے، ☆ **بیماری** کی حالت میں حمدِ الٰہی کرنے والا اگر اسی بیماری میں انتقال کر جائے تو جنت کا حق دار قرار پاتا ہے، مگر افسوس! بعض لوگ بیماریوں کے فضائل و برکات کو پیشِ نظر

رکھنے کے بجائے بیماریوں کو بُرا بھلا کہنے اور شکوے شکایات کرنے لگتے ہیں، مثلاً "یہ بخار (Fever) بھی بڑی منحوس بیماری ہے، یہ دردِ سر بھی کتنا بُرا مرض ہے کہ اس نے تو مجھے کہیں کا بھی نہیں چھوڑا، اس نزلے زکام نے تو مجھے آدھا کر دیا ہے کہ اس کے سبب تو میری ساری روٹین ہی ڈسٹرب ہو گئی ہے" وغیرہ۔

بیماریوں کو بُرا کہنا ہرگز عقلمندی نہیں خصوصاً بخار اور دردِ سر کو، اس لئے کہ بخار اور دردِ سر وہ مبارک بیماریاں ہیں جنہیں نبیوں کی بارگاہ میں حاضری کا شرف نصیب ہوا ہے۔ حدیثِ پاک میں بھی بخار کو بُرا کہنے سے منع فرمایا گیا ہے، چنانچہ

بخار کو بُرا نہ کہو

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سائب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے جو کانپ رہی ہو؟ عرض کی: بخار آگیا ہے، اللہ پاک اس میں بَرَکت نہ کرے۔ "اِس پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بخار کو بُرا نہ کہو کہ یہ تو آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹّی لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے۔" (مسلم، کتاب البر والصلة، باب ثواب المؤمن... الخ ص ۱۰۶۸، حدیث: ۲۵۷۵)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: بیماریاں ایک یا دو عُضْو کو ہوتی ہیں مگر بخار سر سے پاؤں تک ہر رَگ میں اثر کرتا ہے، لہٰذا یہ سارے جسم کی خطاؤں اور گناہوں کو مُعاف کرائے گا۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/۴۱۳)

جب شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ ارشاد فرمایا: "بخار گناہوں کا کفارہ ہے۔" (مسلم، کتاب البر والصلة، باب ثواب المؤمن... الخ، ص ۱۰۶۸، حدیث: ۲۵۷۵، مفہومًا) تو حضرت سیِّدُنا زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ہمیشہ بخار میں رہنے کی دعا کی۔ چنانچہ انتقال فرمانے تک آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ پر بخار کی کیفیت طاری رہی۔ (قوت القلوب، شرح مقام التوکل ووصف احوال المتوکلین، ۲/۳۹)

چند انصاری صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بھی یہی دعا کی تو ان پر بھی (انتقال فرمانے تک) بخار کی کیفیت طاری رہی۔ (احیاء العلوم، ۴/۸۵۸)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رہے فضائلِ دُعا کے صفحہ نمبر 173 پر ہے کہ ہلکا بخار، زکام، دردِ سر اور اس طرح کے دیگر ہلکے امراض بلا و مصیبت نہیں بلکہ نعمت ہیں۔ (ان کی دعا کی جا سکتی ہے)

بُخار کے شکرانے میں نوافل ادا کرنے والے بُزُرگ

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: دردِ سر اور بخار وہ مبارک امراض ہیں جو انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ہوتے تھے، ایک وَلِیُّ اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے دردِ سر ہوا، آپ نے اس شکریہ میں تمام رات نوافل میں گزار دی کہ ربُّ العزت نے مجھے وہ مرض دیا جو انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ہوتا تھا۔ اَللّٰہُ اَکْبَر! یہاں یہ حالت کہ اگر برائے نام درد معلوم ہوا تو یہ خیال ہوتا ہے کہ جلد نماز پڑھ لیں۔ پھر فرمایا: ہر ایک مرض یا تکلیف جسم کے جس مَوضِع (یعنی جگہ) پر ہوتی ہے وہ زیادہ کفّارہ اسی موقع کا ہے کہ جس کا تعلق خاص اس سے ہے لیکن بخار وہ مرض ہے کہ تمام جسم میں سرایت کر جاتا ہے جس سے بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی (یعنی اللہ کریم کے حکم سے) تمام رَگ رَگ کے گناہ نکال لیتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہ مجھے اکثر حرارت و دردِ سر رہتا ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۱۱۸ تا ۱۱۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عموماً بعض اسلامی بہنوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ جب بیمار ہو جائیں اور کوئی مزاج پوچھنے آئے تو خواہ مخواہ ان کے سامنے شکوے شکایات کے انبار لگادیتی ہیں، مثلاً "ارے بہن! کیا بتاؤں؟ بیماریاں جان نہیں چھوڑ تیں"۔ "علاج کروا کروا کر تھک گئی ہوں مگر کہیں سے بھی افاقہ نہیں ہو رہا"۔ "اتنا پرہیز کرتی ہوں مگر **"مَرَض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی"** کے مِصداق مرض میں مسلسل اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے"۔ "مہنگے ترین ہسپتالوں اور دواخانوں کے دھکے بھی کھائے"۔ "مہنگی دوائیں بھی استعمال کیں، ایک عرصے سے تعویذات بھی استعمال کر رہی ہوں، مگر بیماریاں ہیں کہ جان چھوڑنے کا نام نہیں لیتیں"۔ "ارے بہن! حال کیا پوچھتی ہو؟ بیماریوں نے تو جوانی میں ہی بوڑھا کر دیا"۔ "معدہ خراب رہتا ہے"۔ "کمزوری بڑھتی جا رہی ہے"۔ "شوگر Sugar، بلڈ پریشر (B.P.) اور یورک ایسیڈ (Uric acid) بڑھ چکے ہیں"۔ "دل، گردے یا جگر نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے"۔ بیماریوں کے سبب تو میں زندگی کی حقیقی خوشیوں کو ترس گئی ہوں۔ وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھئے! بیماری کی حالت میں صبر کرنے کے بجائے لوگوں کو اپنے دکھڑے سنانے، بیماریوں کا رونا رونے اور بے صبری کا مظاہرہ کرنے سے مرض ٹھیک ہونے سے تو رہا اُلٹا اس سے بیماری کی برکتوں سے محرومی گلے پڑ سکتی ہے، جیسا کہ

فرشتوں کی دعا سے محروم بیمار

حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی شخص بیمار ہوتا ہے تو اللہ پاک دو فرشتوں کو حکم فرماتا ہے: دیکھو! یہ شخص عیادت کرنے والوں سے کیا کہتا ہے؟ اگر وہ اللہ پاک کا شکر بجالائے اور اچھی بات کہے تو دونوں فرشتے اسے دعا دیتے ہیں اور اگر شکوہ کرے اور بیماری کو بُرا کہے تو دونوں کہتے ہیں: تو اسی حال میں رہ۔ (موطا امام مالک، کتاب العین، باب ما جاء فی اجر المریض، ۲/۴۲۹، حدیث: ۱۷۹۸، بتغیر قلیل۔ موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب المرض والکفارات، ۴/۲۳۸، حدیث: ۴۷، بتغیر قلیل)

شکوہ عبادت کی لذت کو ختم کر دیتا ہے

مشہور بزرگ حضرت سَیِّدُنا شَقِیق بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے اپنی مصیبت کا کسی سے شکوہ کیا اسے کبھی عبادت کی لذت نصیب نہیں ہو گی۔ (منہاج القاصدین، کتاب الصبر والشکر، ص ۳۲۳)

بخار کی شکایت، درد کی شکایت؟

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عوام و خواص کے یہ بھی زبانِ زد (مشہور و معروف) ہے کہ بخار کی شکایت ہے، دردِ سر کی شکایت ہے، زکام کی شکایت ہے، وغیرہ وغیرہ۔ یہ نہ (کہنا) چاہیے، اس لیے کہ جُملہ (تمام) اَمراض کا ظہور (آنا) مِنْ جانبِ اللہ (اللہ کریم کی طرف سے) ہوتا ہے تو شکایت کیسی!۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۳/۹۴)

اگر ہم اللہ والوں کی سیرت کا مطالعہ کریں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ یہ حضرات دشوار ترین حالات میں بھی صابر و شاکر رہتے ہیں۔ حتّٰی کہ شدید بیماری میں بھی ان کے لبوں پر کبھی ناشکری کے الفاظ نہیں سُنے جاتے اور نہ ہی یہ حضرات اپنی بیماریوں کا رونا روتے ہیں، آیئے! ترغیب کے لئے دو مختصر واقعات سنتی ہیں، چنانچہ

بخار کا تذکرہ زبان پر نہیں لائے

حَنْبَلِیوں کے عظیم پیشوا حضرت سَیِّدُنا امام اَحمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: اے ابو عبدُاللہ! آپ کیسے ہیں؟ فرمایا: خیر و عافیت سے ہوں۔ کہنے لگا: سُنا ہے کل رات آپ کو بخار تھا؟ فرمایا: جب تمہیں کہہ چکا ہوں کہ خیر و عافیت سے ہوں تو کافی ہے، جو بات کہنا نہیں چاہتا وہ مت پوچھو۔

(منہاج القاصدین، کتاب الصبر والشکر، ص ۳۲۳)

شکایت کیسی؟

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) بیمار تھے، میں عیادت کو گیا، حسبِ محاورہ پوچھا: حضور! اب شکایت کا کیا حال ہے؟ فرمایا: شکایت کس سے ہو؟ اللہ (پاک) سے نہ تو شکایت پہلے تھی نہ اب ہے، بندہ کو خدا سے کیسی شکایت! (صَدرُالشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:) میں نے زندگی بھر کے لئے اس محاورے سے توبہ کرلی۔ (فتاویٰ امجدیہ، ۲/۳۸۸)

زَباں پر شِکْوۂ رنج واَلَم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عموماً بعض اسلامی بہنیں جب مسلسل بیماری میں مبتلا رہنے لگیں یا ایک کے بعد ایک بیماری آپڑے تو ان کے ذہنوں میں عجیب وغریب منفی خیالات اور وسوسے گردش کرنے لگتے ہیں، مثلاً "میں نے تو کبھی کسی کا بُرا نہیں چاہا"۔ "کسی کا حق نہیں کھایا یا دبایا"۔ "کسی کو تکلیف نہیں پہنچائی"۔ "کسی کا دل نہیں توڑا"۔ "کسی کا کچھ نہیں بگاڑا مگر پھر بھی نہ جانے میں کیوں بیماریوں میں جکڑی رہتی ہوں" وغیرہ۔ ایسوں کیلئے عرض ہے کہ "دوسروں کا بُرا چاہنا یا کچھ بگاڑنا" ہی بیماریوں کے آنے کا باعث نہیں ہوتا، بسا اوقات یہی بیماریاں انسان کو نیک لوگوں کے مرتبے تک پہنچانے کا ذریعہ بن جاتی ہیں، چنانچہ

بیماری میں مبتلا کئے جانے کی حکمت

حضرت سیِّدُنا وَھب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے: دو عبادت گزار پچاس (50) سال تک اللہ پاک کی عبادت کرتے رہے پچاسویں سال کے آخر میں ان میں سے ایک کے جسم (Body) میں ایک خطرناک بیماری لگ گئی، اس نے رونا شروع کیا اور اللہ پاک کی بارگاہ میں اس طرح التجا کرنے لگا: اے میرے پاک ربِّ کریم! میں نے اتنے سال مسلسل تیرا حکم مانا، تیری عبادت کرتا رہا پھر بھی مجھے اتنی خطرناک بیماری میں مبتلا کردیا، اس میں کیا حکمت ہے؟ میں تو آزمائش میں ڈال دیا گیا ہوں اللہ پاک نے فرشتوں کو حکم فرمایا، اس سے کہو "تو نے جو عبادت کی وہ ہماری ہی عطا کردہ توفیق ہے، وہ میرے احسان اور میری مدد کا نتیجہ ہے۔ باقی رہی بیماری تو اس میں میں نے تجھے اس لئے مبتلا کیا تاکہ تجھے اچھے اور نیک لوگوں کے مرتبہ پر فائز کردوں۔ تجھ سے پہلے کے لوگ تو بیماری ومصیبتوں کے خواہش مند ہوا کرتے تھے اور تجھے تو میں نے بن مانگے عطا کردی۔ (عیون الحکایات، ۲/۱۹۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا ☆ اللہ پاک کے عبادت گزار بندے بھی آزمائشوں میں مبتلا ہوتے ہیں، ☆ اللہ پاک کے عبادت گزار بندے بھی بیماریوں کے ذریعے آزمائے جاتے ہیں، ☆ اللہ پاک بیماریوں کے ذریعے بندوں کو اچھے اور نیک لوگوں کے مرتبے پر فائز کرنے کا ارادہ فرماتا ہے، ☆ اللہ پاک بن مانگے ہی بیماری جیسی نعمت ورحمت بندے کو عطا فرمادیتا ہے، لہٰذا جب بھی حالتِ بیماری میں وسوسے آنے لگیں، تو اپنا یوں ذہن بنایئے کہ بیماریوں میں بے شمار حکمتیں ہیں مگر مجھے ان کا علم نہیں، اگر میں بیماری میں مبتلا نہ ہوتی تو شاید میں یادِ الٰہی، دینی کام واحکام، قبر وآخرت کے معاملات سے غافل ہوجاتی، میرے سبب دین کا نقصان ہوجاتا، کسی خطرناک بُرائی مَثَلاً غُرور وتکبُّر میں مبتلا ہوجاتی تو یقیناً ہلاکت وبربادی میرا مقدَّر بن جاتی، جیسا کہ

جسم بیمار نہ ہو تو

حضرت سیِّدُنا امام زینُ العابدین علی بن حُسین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر جسم بیمار نہ ہو تو وہ اکڑ جاتا ہے اور اکڑنے والے جسم میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۳/۱۹۴)

فرعون کے خدائی کا دعوٰی کرنے کی وجہ

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: فرعون کے خدائی کا دعوٰی کرنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ طویل عرصہ تک صحت مند(Healthy) رہا کہ 400سال گزر گئے مگر اس کے سر میں نہ درد ہوا نہ کبھی بخار ہوا اور نہ ہی کبھی کسی رَگ میں تکلیف ہوئی، اللہ پاک کی اس پر لعنت ہو اگر کسی دن آدھے سر میں بھی درد ہو جاتا تو خدائی کا دعوٰی کرنا تو دور کی بات فضول کاموں سے ہی جان چھڑا لیتا۔(احیاء العلوم،۴/۸۶۱)

پیاری پیاری اسلامی بہنو !معلوم ہوا! بیماری باعثِ زحمت نہیں، باعثِ رحمت ہوتی ہے، لہٰذا بیماری کو غنیمت جانئے اور ہر حال میں اللہ کریم کی رِضا پر راضی رہنے والی سوچ اپنے اندر بیدار کیجئے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ہمیں ہر حال میں صابر و شاکر رہنے کا درس دیتا ہے۔

عجیب و غریب مریض

حضرت سیِّدُنا یونُس عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: میں رُوئے زمین کے سب سے بڑے عابِد(یعنی عبادت گزار) کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ حضرت سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو ایک ایسے شخص کے پاس لے گئے جس کے ہاتھ پاؤں جُذام کی وجہ سے گل کَٹ کر جُدا ہو چکے تھے اور وہ زَبان سے کہہ رہا تھا، اے اللہ پاک! تُو نے جب تک چاہا ان اَعضاء سے مجھے فائدہ بخشا اور جب چاہا لے لیا اور میری اُمّید(Hope) صِرف اپنی ذات میں باقی رکھی، اے میرے پیدا کرنے والے! میرا تو مقصود بس تُو ہی تُو ہے۔ حضرت سیِّدُنا یونُس عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اے جبرئیلِ امین! میں نے آپ کو نمازی روزہ دار شخص دکھانے کا کہا تھا۔ حضرت سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے جواب دیا، اِس مصیبت میں مبتلا ہونے سے قَبل یہ اَیسا ہی تھا، اب مجھے یہ حکم ملا ہے کہ اس کی آنکھیں بھی لے لوں۔ چُنانچِہ حضرت سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے اشارہ کیا اور اُس کی آنکھیں نکل پڑیں! مگر عابِد نے زَبان سے وُہی بات کہی، اے اللہ پاک! جب تک تُو نے چاہا اِن آنکھوں سے مجھے فائدہ بخشا اور جب چاہا انھیں واپَس لے لیا۔ اے خالِق! میری اُمّید گاہ صِرف اپنی ذات کو رکھا، میرا تو مقصود بس تُو ہی تُو ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عابِد سے فرمایا: آؤ ہم تم باہَم مل کر دُعا کریں کہ اللہ کریم تم کو پھر آنکھیں اور ہاتھ پاؤں لوٹا دے اور تم پہلے ہی کی طرح عبادت کرنے لگو۔ عابِد نے کہا: ہرگز نہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: آخِر کیوں نہیں؟ عابِد نے جواب دیا: جب میرے ربّ کریم کی رِضا اِسی میں ہے تو مجھے صِحّت نہیں چاہئے۔ حضرتِ سیِّدُنا یونُس عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: واقعی میں نے کسی اور کو اِس سے بڑھ کر عابِد نہیں دیکھا۔ حضرت سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: یہ وہ راستہ ہے کہ رِضائے الٰہی تک رسائی کیلئے اِس سے بہتر کوئی راہ نہیں۔(رُوضُ الرِیاحین، الحکایة السادسة والثلاثون بعد الثلاث مئة، ص۲۸۱)

جے سوہنا مرے دُکھ وِچ راضی
میں سکھ نُوں چُلّھے پاواں

(یعنی میرا محبوب جب کہ میرے دُکھی ہونے پر خوش ہے تو پھر میں سُکھ چین کو بھاڑ (چولھے) میں جھونکتا ہوں)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ !صابِر ہو تو اَیسا! آخِر کون سی مصیبت ایسی تھی جو اُن بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وُجُود میں نہ تھی حتّٰی کہ آنکھوں کے چَراغ بھی بجھا دیئے گئے مگر اُن کے صبر و اِستِقلال میں ذرّہ برابر فرق نہ آیا،وہ”رِضائے الٰہی پر راضی رہنے“کی اُس عظیم منزل پر فائز تھے کہ اللہ پاک سے شفا طَلَب کرنے کے لئے بھی تیّار نہیں تھے کہ جب اللہ پاک نے بیمار کرنا منظور فرمایا ہے تو میں تندُرُست(Healthy)ہونا نہیں چاہتا۔بلاشبہ یہ انہیں کا حِصّہ تھا۔ یاد رہے!مصیبت بسا اوقات مومن کے حق میں رَحمت ہوا کرتی ہے،لہٰذا اگر ہم مصیبت پر صَبْر کرنے میں کامیاب ہو گئیں تو بروزِ قِیامت اس کے عظیمُ الشّان ثواب کی حق دار ہو جائیں گی۔

حضرت سیدناایوب عَلَیْہِ السَّلام کی بیماری

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب”**عجائب القرآن مع غرائب القرآن**“ کے صفحہ نمبر181 اور182 پر لکھا ہے:عام طور پر لوگوں میں مشہور ہے کہ مَعَاذَاللہ آپ عَلَیْہِ السَّلام کو کوڑھ کی بیماری ہو گئی تھی۔چنانچہ بعض غیر معتبر کتابوں میں حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلام کے کوڑھ کے بارے میں بہت سی غیر معتبر داستانیں بھی تحریر ہیں، مگر یاد رکھو!یہ سب باتیں بالکل غلط ہیں اور ہر گز ہر گز آپ عَلَیْہِ السَّلام یا کوئی نبی عَلَیْہِ السَّلام کبھی کوڑھ کی بیماری میں مُبْتَلا نہیں ہوئے،اس لئے کہ اَنبیا عَلَیْہِمُ السَّلام کا اُن تمام بیماریوں سے محفوظ رہنا ضروری ہے جو عوام کے نزدیک باعثِ نفرت و حقارت ہیں۔کیونکہ انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلام کا یہ فرضِ منصبی ہے کہ وہ تبلیغ و ہدایت کرتے رہیں تو ظاہر ہے کہ جب عوام ان کی بیماریوں سے نفرت کر کے ان سے دُور بھاگیں گے تو بھلا تبلیغ کا فریضہ کیونکر ادا ہو سکے گا؟ الغرض حضرت سیدنا ایّوب عَلَیْہِ السَّلام ہرگز کبھی کوڑھ کی بیماری میں مُبْتَلا نہیں ہوئے بلکہ آپ عَلَیْہِ السَّلام کے بدن پر کچھ آبلے اور پھوڑے پھنسیاں نکل آئی تھیں جن سے آپ عَلَیْہِ السَّلام برسوں تکلیف برداشت کرتے اور برابر صابر و شاکر رہے۔(عجائب القرآن مع غرائب القرآن،ص ۱۸۱-۱۸۲)یونہی بعض کتابوں میں جو یہ واقعہ لکھا ہے کہ بیماری کے دوران حضرت سیدنا ایّوب عَلَیْہِ السَّلام کے جسم مبارَک میں کیڑے پیدا ہو گئے تھے جو آپ عَلَیْہِ السَّلام کا جسم شریف کھاتے تھے،یہ بھی درست نہیں کیونکہ ظاہری جسم میں کیڑوں کا پیدا ہونا بھی عوام کے لئے نفرت و حقارت کا باعث ہے اور لوگ ایسی چیز سے گھن کھاتے ہیں۔لہٰذا اللہ کریم کے پیارے نبی حضرت سیدنا ایّوب عَلَیْہِ السَّلام کی طرف ایسی چیزوں کو منسوب نہ کریں جن سے لوگ نفرت کرتے ہوں اور وہ منصبِ نبوت کے تقاضوں کے خلاف ہو۔(صراط الجنان،۶/۳۶۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ اللہ کریم کے پیارے نبی حضرت سَیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلام پر کیسی کیسی سخت آزمائشیں آئیں مگر آپ عَلَیْہِ السَّلام نے رونے دھونے، چیخنے چلانے،شکوے شکایات،بے صبری اور ناشکری کرنے کی بجائے صبر و رضا کا دامن تھامے

رکھا اور ربِّ کریم کی رضا پر راضی رہے۔افسوس!عِلْمِ دِین سے دُوری کے باعث اب ہمارے معاشرے میں صبر و برداشت والی سوچ رکھنے والے لوگ بہت کم نظر آتے ہیں اور گویا کہ ہر دُوسرا انسان کسی نہ کسی اِعتبار سے بے صبری میں مُبْتَلا دِکھائی دیتاہے،مثلاً عِلْمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے **جوان بیٹے یا بیٹی کی موت** پر تو شاید اِس قدر بے صبری دکھائی جاتی ہے کہ **مَعَاذَاللہ کفریہ کلمات** تک بھی بک دِیے جاتے ہیں ،☆آپریشن (Operation)کروایا مگر ناکام ہوگیاتو بے صبری،☆بیماری آگئی تو بے صبری۔۔۔ **یاد رکھئے!** مصیبتیں،پریشانیاں اور بیماریاں ہماری زندگی کا حصہ ہیں،لہٰذا ان پر گھبرانا،چیخنا،چلانا،شکوے شکایات کے اَنبار لگانا اور بِلاضرورتِ شرعی کسی پر اِظہار کرنا ہرگز عقلمندوں کا طریقہ نہیں،ایسے مواقع پر اللہ پاک کی رضا پر راضی رہتے ہوئے،صبر کا دامن مضبوطی سے تھام کر اس کے بدلے میں ملنے والے **فضائل اور ثواب** پر نظر رکھنی چاہئے کہ یہی اللہ والوں کا ہمیشہ سے طریقہ رہاہے،جیساکہ

(1)زخمی ہوتے ہی ہنس پڑنا

حضرت سیِّدُنا فتح مَوصِلی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی اَہلیہ ٔمحترمہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہا ایک مرتبہ زور سے گِریں،جس سے ناخُن(Nail)ٹُوٹ گیا،لیکن دَرد سے چلانے اور"ہائے"،"اُوہ"وغیرہ کرنے کے بجائے وہ ہنسنے لگیں!کسی نے پوچھا:کیازَخم میں دَرد نہیں ہورہا؟فرمایا:صَبْر کے بدلے میں ہاتھ آنے والے ثواب کی خوشی میں مجھے چوٹ کی تکلیف کا خیال ہی نہ آسکا۔(کیمیائے سعادت،رکن چھارم،منجیات، ۲/ ۷۸۲)

سُبْحٰنَ اللہ!آپ نے سُنا کہ مصیبتوں میں مُبْتَلا ہونے کے بعد اللہ والوں کا مصیبتوں پر صبر کا انداز بھی کیسا نرالا ہوتا ہے،جو بڑی سے بڑی مصیبت آجانے پر بھی غمگین وپریشان ہونے کے بجائے ربِّ کریم کی رضا پر راضی اور ان لمحات میں بھی ایسے ہی خوش رہتے ہیں جیسے ہم عام لوگ نعمتیں ملنے پر خوش ہوتے ہیں۔ یقیناً ایسے ہی اللہ والوں کا مَقُولہ ہے:"**نَحنُ نَفْرَحُ بِالْبَلَاءِ کَمَا یَفْرَحُ اَھْلُ الدُّنیا بِالنِّعَم** "یعنی"ہم بلاؤں اور مصیبتوں کے ملنے پر ایسے ہی خوش ہوتے ہیں جیسے اہلِ دنیا دُنیوی نعمتیں ہاتھ آنے پر خوش ہوتے ہیں۔"بیان کئے گئے واقعات میں خصوصاً ان لوگوں کے لئے نصیحت کے مَدَنی پھول موجود ہیں جو یہ شکوے کرتے دکھائی دیتے ہیں کہ ہم تو ایک لمبے عرصے سے فُلاں پریشانی یا بیماری میں مُبْتَلا ہیں،اس سے نجات کے لئے گڑگڑا کر دُعائیں کرتے کرواتے رہتے ہیں،اَوراد ووظائف بھی پڑھتے ہیں،نماز روزے کی پابندی بھی کرتے ہیں،صدقہ وخیرات بھی کرتے ہیں،، بُھوکوں کو کھانا بھی کھلاتے ہیں،سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت بھی کرتے ہیں،مگر مصیبتیں ہیں کہ ختم ہونے کے بجائے مزید بڑھتی ہی چلی جارہی ہیں،بس اب بہت صبر کرلیا،اب مزید صبر کی گنجائش نہیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یادرہے!مصیبت بسا اوقات مومن کے حق میں رحمت ہوا کرتی ہے،لہٰذا اگر ہم مصیبت پر صَبْر کرنے میں کامیاب ہوگئے تو قیامت کے دن اس کے ایسے عظیم ثواب کے حق دار ہوجائیں گے جس کو دیکھ کر لوگ رشک کریں گے،چُنانچہ

عافِیت والے تمنّا کریں گے!

نبیِّ اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:جب قیامت کے دن بیماروں اور آفت میں مُبْتَلا لوگوں کو ثواب عطا کیا جائے گا تو عافِیت والے تمنّا کریں گے کہ کاش!دُنیا میں ہماری کھالیں

قینچیوں سے کاٹی جاتیں۔(ترمذی، کتاب الزھد، ۴/ ۱۸۰، حدیث: ۲۴۱۰) یعنی تمنّا وآرزو کریں گے کہ ہم پر دنیا میں ایسی بیماریاں آئی ہوتیں، جن میں آپریشن کے ذَرِیعے ہماری کھالیں کاٹی جاتیں تاکہ ہم کو بھی وہ ثواب آج ملتا جو دوسرے بیماروں اور آفت زدوں کو مل رہا ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۲/ ۴۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ایمان کے ساتھ زندگی گزارنے والا ہی کامیاب ہے، شیطان ہر وقت ایمان ضائع کروانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ مصیبت آنے پر صَبر کرتے ہوئے ہر حال میں ربِّ کریم کی رِضا پر راضی رَہنا چاہئے۔ اللہ پاک جسے چاہے بے حساب جنّت میں داخِل فرمائے اور جسے چاہے امتحان میں مُبْتَلا کرکے صَبْر کی توفیق عطا فرما کر انعام واِکرام کی بارِشیں فرمائے۔ کامل مومِن وُہی ہے جو ہر حال میں ربِّ کریم کا شُکر گزار بندہ بن کر رہے۔ مصیبتوں کی وجہ سے اللہ پاک پر اعتراض کرکے خود کو ہمیشہ کیلئے دوزخ کے حوالے کر دینے والا شخص بَہُت ہی بڑا بدنصیب ہے۔ ہر مسلمان کو امتحان کے لئے تیّار رَہنا چاہیے۔

اللہ پاک ہمیں ہر بیماری، پریشانی میں اس کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بات چیت کی سنّتیں اور آداب

آیئے بات چیت کرنے کے 11 مَدَنی پھول سُنتی ہیں:

(1) مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے (2) چھوٹی اسلامی بہنوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑی اسلامی بہنوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے اِنْ شَآءَ اللہ ثواب کمانے کے ساتھ ساتھ دونوں کے نزدیک آپ مُعزّز رہیں گی۔ (3) چلّا چلّا کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلُّفی میں اکثر لوگ آپس میں کرتے ہیں سنّت نہیں (4) چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا (5) بات چیت کرتے وقت، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں، اس سے دوسروں کو گِھن آتی ہے (6) جب تک ایک اسلامی بہن بات کر رہی ہو، اطمینان سے سنئے۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دینا سنّت نہیں (7) بات چیت کرتے ہوئے بلکہ کسی بھی حالت میں قہقہہ نہ لگایئے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا (8) زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے ہیبت جاتی رہتی ہے (9) فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی۔ (سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج۴ ص۲۲۵ حدیث ۲۵۰۹) (10) کسی سے جب

[1] ...مشكاة المصابيح، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، ۱/ ۹۷، حديث: ۱۷۵

بات چیت کی جائے تواس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ دوسری اسلامی بہن کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے (11) بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کیجئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قَطعی ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ج۲۱، ص۱۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312صفحات)،120صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور دو رسالے **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور ان کا مطالعہ فرمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد